

الحاصل :

یہ کہنا کہ حالتِ قیام میں مردوں اور عورتوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت فاصلہ رکھیں، بے بنیاد بات ہے۔ یہ فتویٰ نبی اکرم ﷺ کی صحیح احادیث، صحابہ کرام کے اجماعی تعامل اور فہم سلف کی مخالفت پر مبنی ہے۔

سوال ④ : کیا عورت چھوٹے بچے کو غسل دے سکتی ہے؟

جواب : عورت چھوٹے بچے کی میت کو غسل دے سکتی ہے، اس کی دلیل اجماع

امت ہے، جیسا کہ امام ابن منذر رحمہ اللہ (242-319ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ كُلُّ مَنْ نَحْفَظُ عَنْهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ تَغْسِلُ الصَّبِيَّ الصَّغِيرَ .
 ”جتنے بھی اہل علم ہمیں یاد ہیں، ان سب کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورت چھوٹے بچے کو غسل دے سکتی ہے۔“

(الأوسط في السنن والإجماع والاختلاف: 338/5)

جب یہی مسئلہ امام محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ سے پوچھا، تو انہوں نے فرمایا:

”لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا .“
 ”مجھے نہیں معلوم کہ اس میں کوئی حرج ہو۔“

(مصنف ابن أبي شيبة: 251/3، وسنده صحيح)

سوال ⑧ : امام بھول جائے تو اسے لقمہ دینا کیسا ہے؟

جواب : امام کے بھولنے پر اسے لقمہ دینا جائز ہے، جیسا کہ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ

صَلَّى صَلَاةً، فَقَرَأَ فِيهَا، فَلَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِأَبِي: «صَلَّيْتَ

مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَمَا مَنَعَكَ؟» .
 ”نبی اکرم ﷺ نے ایک

نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ اس میں قراءت کرتے ہوئے بھول گئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے، تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر (لقمہ دینے سے) کس چیز نے منع کر دیا؟“
(سنن أبی داؤد: 907، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام ابن حبان (2242) اور حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع: 241/4) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ کی معجم کبیر (13216) اور مسند شامیین (771) میں بسند ”حسن“ یہ الفاظ بھی آتے ہیں: فَمَا مَنَعَكَ أَنْ تَفْتَحَ عَلَيَّ؟
”مجھے لقمہ دینے سے آپ کو کس چیز نے روکا تھا؟“

ایک روایت یوں آتی ہے: «وَلَا تَفْتَحْ عَلَى الْإِمَامِ». ”امام کو لقمہ نہ دو۔“
(مسند الإمام أحمد: 146/1، ح: 1244)

لیکن اس کی سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ:

- ① ابو اسحاق سبعی ”مدلس“ ہیں اور بصیغہ ”عن“ روایت کر رہے ہیں۔
 - ② حارث بن عبد اللہ اعمور جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔
- ✽ عامر بن سعد بجلی تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ قَاعِدًا بِمَكَّةَ، فَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَ الْمَقَامِ طَيِّبُ الرَّيْحِ يُصَلِّي، وَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ خَلْفَهُ يَلْقَنُهُ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

”میں مکہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک عمدہ خوشبو والا شخص مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک شخص اسے لقمہ دے رہا تھا۔ یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔“

(السنن الكبرى للبيهقي: 212/3، وسندہ صحيح)

جلیل القدر تابعی، امام ثابت بن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں:



كَانَ أَنَسٌ إِذَا قَامَ يُصَلِّي، قَامَ خَلْفَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مُصْحَفٌ، فَإِذَا تَعَايَا فِي شَيْءٍ فَتَحَ عَلَيْهِ .
”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو آپ کے پیچھے ایک غلام قرآن پاک لے کر کھڑا ہوتا۔ جب آپ کسی آیت میں بھولتے، تو غلام آپ کو لقمہ دے دیتا۔“ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 212/3، وسندہ صحیح)

سوال ۹: بچوں کی صف کہاں ہونی چاہیے؟

جواب: سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں نبی ﷺ کی نماز سکھاتا ہوں۔ انہوں نے اپنی قوم کو جو نماز پڑھائی، اس کی صف بندی یوں ہوئی تھی:

فَصَفَّ الرِّجَالَ فِي أَدْنَى الصَّفِّ، وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ، وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ .
”انہوں نے مردوں کو سب سے پہلی صف میں کھڑا کیا، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے۔“

(مسند الإمام أحمد: 343/5، وسندہ حسن)

سوال ۱۰: حدیث میں وارد الفاظ «فِيهَا وَنَعَمَتْ» کا کیا معنی ہے؟

جواب: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) لکھتے ہیں:

حَكَى الْأَزْهَرِيُّ أَنَّ قَوْلَهُ: «فِيهَا وَنَعَمَتْ» مَعْنَاهُ: فَإِلَّا السُّنَّةَ أَخَذَ، وَنَعَمَتِ السُّنَّةُ، قَالَهُ الْأَصْمَعِيُّ، وَحَكَاهُ الْخَطَّابِيُّ أَيْضًا .

”ازہری نے بیان کیا کہ حدیث کے ان الفاظ کا معنی یہ ہے کہ اس شخص نے سنت پر